سوال

(580) داڑھی منڈوانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

داڑھی منڈوانے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

"أَعْفُوا اللِّحَى، وَحُفُّوا الشَّوَارِبَ" (مسند احمد 2-52)

''داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔''

اور آپ نے مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کو اس امور میں سے شمار کیا ہے، جن کا تعلق فطرت سے ہے ۔ خود نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک بھی گھنی تھی اور اللہ تعالی نے ذکر فرمایا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسی علیہ السلام سے کہا تھا :

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِى وَلَا بِرَأْسِى... ٩٤ ... سورة طه

''بھائی میری داڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑیے۔''

داڑھی سے مراد وہ بال ہیں، جو دونوں جبڑوں اور ٹھوڑی پر اگتے ہیں۔ دونوں جبڑوں سے مراد نیچے کے دانتوں کے اگنے کی جگہ ہے اور ٹھوڑی اس جگہ کو کہتے ہیں، جہاں جونوں جبڑے مل جاتے ہیں۔ تو داڑھی کے بارے میں یہ صحیح احکام موجود ہیں، تو ہر مسلمان کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اور اطاعت اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ احکام کی پیروی کی جائے۔ جو شخص داڑھی کو منڈواتا ہے تو نبی ﷺ کے ان ارشادات ''اعفوا اللحی، اوفوا اللحی، وفروا اللحی اور ارخوا اللحی'' جن میں داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے، کی مخالفت کرتا ہے۔ داڑھی منڈوانے یا کٹوانے والے کی اطعت رسول ﷺ میں خلل ہے اور وہ معصیت میں بتلا ہے لہذا اسے توبہ اور ندامت کا اظہار کرنا چاہیے اور جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالی اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ج4ص438

محدث فتویٰ